جنت کی ضمانت

کُچھ عرصہ پہلے مجھے ایک مقدس کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا جو میرے ایک دوست رحمت اللہ صاحب نے مجھے بطورِ تُحفہ دی تھی۔ ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے مجھے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے جس سبب سے میں نے اس کتاب کا شروع سے آخر تک مطالعہ کیا۔ اس کتاب کے مطالعے میں مجھے ایک عرصہ تو لگا مگر میں نے اس سے بہت کُچھ سیکھا ہے۔ ایک حقیقت جو بار بار میرے مطالعے میں آئی وہ یہ تھی کہ......

''جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرتے ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے''

جب بار بار اس حقیقت پر میری نظر پڑتی تو میں ذرا رُک جاتا اور کافی دیر تک اس حقیقت پر سوچتا رہتا اور کئی خیال میرے دِل میں آتے رہے۔ چنانچہ میں نے خود غرض بننا مناسب نہیں سمجھا بلکہ یہ چاہا کہ جو بات میرے دِل میں آئی ہے وہ اپنے تک محدود نہ رکھوں بلکہ دوسروں تک بھی پہنچاؤں۔ اسی سبب سے میں نے قلم اُٹھایا کہ اس مضمون پر کُچھ تحریر کر پاؤں۔ میں اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو وہ جنت میں جائیگا اور اس میں کسی بھی پہلو کے اعتبار سے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان تو لے آئے لیکن وہ نیک اعمال کون سے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے گنہگار شخص کی بگڑی بن جائے اور وہ جنت کا وارث ہو سکے۔

حضرتِ عیسیٰ المسیح جو کلمۃ اللہ بھی ہیں اُن کی معرفت اللہ تعالیٰ نے ان نیک کاموں کی فہرست پیش کر دی ہے جن پر عمل پیرا ہونے کا اللہ تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے اور ان کے ذریعے ہم جنت کے وارث بھی ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نیک اعمال کی یہ فہرست جنت کا آئین یا Constitution ہے۔ آپ نے منجانب اللہ ہونے کے اعتبار سے نیک اعمال کے متعلق جو تعلیم دی ہے میں اِسے یہاں پر آپ کی خِدمت میں نہایت ہی اختصار سے تحریر کر دیتا ہوں۔ میرا مشورہ ہے کہ دورانِ مطالعہ اپنے ہر عمل وفعل پر غور فرمائیں کہ کیا یہ نیک عمل میں کرتا ہوں کہ نہیں۔ ہم اپنے آپ کو ماپیں اور پرکھیں شاید ہمیں اپنی باطنی تصویر اس آئینے میں نظر آ ہی جائے۔

حضرتِ عیسیٰ المسیح لوگوں کے ایک بڑے ہجوم کو دیکھ کر کوہِ زیتون پر تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پر تشریف فرما ہوئے تو آپ کے صحابی بھی آپ کے پاس آ گئے اور پھر حضرتِ عیسیٰ المسیح ان نیک کاموں کی فہرست پیش کرنے لگے کہ......

مبارک ہو تُم جو دِل کے غریب ہو کیونکہ جنت کے وارث تُم ہی ہو گے ۔

مبارک ہو تُم جو دینداری کی وجہ سے اس دُنیا میں دُکھ اُٹھاتے ہو کیونکہ تُم آخرت میں تسلّی پاؤ گے ۔

مبارک ہو تُم جو حلیم اور فروتن ہو کیونکہ تُم ہی زمین کے وارث ٹھہرو گے ۔

مبارک ہو تُم جو نیکی اور پاکیزگی کے خواہاں ہو کیونکہ تمہاری ہی جانیں آرام پائینگی ۔

مبارک ہو تُم جو دوسروں پر رحم کرتے ہو کیونکہ تُم پر بھی رحم کیا جائیگا۔

مبارک ہو تُم جن کے دِل پاک ہیں کیونکہ تُم ہی دیدارِ الٰہی حاصل کرو گے ۔

مبارک ہو تُم جو صلح کراتے ہو کیونکہ تُم اللہ تعالٰی کے حبیب کہلاؤ گے ۔

مبارک ہو تُم جو نیک نامی کے سبب سے ستائے جاتے ہو کیونکہ تُم ہی جنت کے وارث ہو گے ۔

مبارک ہو تُم کہ جب تمہارے ایمان کے سبب سے لوگ تمہیں ستائیں، لعنت ملامت کریں اور ہر طرح کی ناحق باتیں تمہاری بابت کہیں ۔ ایسے حالات میں تُم خوش ہونا کیونکہ روزِ جزا کو تمہارا بہت بڑا اجر ہوگا ۔ تمہارا ستایا جانا کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ لوگوں نے تو نبیوں کو بھی اسی طرح ستایا تھا۔

نمک و نور

تُم زمین کا نمک ہو اور اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو پھر وہ کس چیز سے نمکین کیا جا سکتا ہے؟ تب ماسوا باہر پھینکنے کے کہ لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے وہ کسی کام کا نہیں رہتا ۔ تُم دُنیا کا نور ہو اور جو شہر پہاڑ پر بسا ہو وہ چھپ نہیں سکتا ۔ چراغ جلا کر چراغدان کے نیچے نہیں بلکہ اوپر رکھا جاتا ہے تا کہ اہلِ گھرانہ کو روشنی پہنچے ۔ اسی طرح تمہاری روشنی لوگوں کے سامنے اس طور پر چمکے کہ لوگ تیرے اچھے عمل دیکھ کر سبحان اللہ کہہ سکیں ۔

قتل و خون

شریعت سے سیکھا ہے کہ تُم خون نہیں کرنا کیونکہ ایسا کرنے والا عدالت کا سزاوار ہوگا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر ناحق غُصے بھی ہوتا ہے وہ بھی عدالت کی سزا پائے گا۔ جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دیتا ہے وہ بھی عدالت میں جوابدہ ہوگا اور اُسے احمق کہنے والا نارِ جہنّم کا سزاوار ہوگا۔ اگر نماز ادا کرتے ہوئے تجھے یاد آ جائے کہ تمہارے بھائی کو تُم سے کوئی شکایت ہے تو اس سے پہلے کہ تُو نماز ادا کرے پہلے جا کر اپنے بھائی سے صُلح کر اور پھر نماز ادا کر۔ اگر کوئی شخص تُم پر دعویٰ کر کے تمہیں عدالت میں لے جائے تو اُس سے راہ ہی میں صلح کیلئے ہاتھ بڑھا دے ورنہ وہ تمہیں منصف کے سامنے لا کھڑا کرے گا اور وہ تمہیں سپاہی کے حوالہ کر دے گا اور وہ جا کر تجھے قید خانے میں ڈال دے گا اور جب تک تُو پیسہ پیسہ نہ ادا کرے وہاں سے ہرگز چھوٹ نہیں پائے گا۔

زِنا کاری

شریعت کہتی ہے کہ تُم زِنا نہ کرنا لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی کسی عورت کو ہوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو گویا وہ اپنے دِل میں اُس کیساتھ زِنا کر چُکا ہے۔اس لئے اگر تمہاری دائیں آنکھ تمہارے لئے گناہ کا سبب بنتی ہے تو اُسے نِکال کر پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے تا کہ تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔اور اگر تُم اپنے دائیں ہاتھ سے گناہ کے مُرتکِب ہوتے ہو تو اُسے کاٹ کر پھینک دو کیونکہ تیرے لئے بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے بہ نسبت اس کے کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈال دیا جائے۔

طلاق

موسوی شریعت میں کہا گیا تھا کہ جو جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اس کیلئے لازم ہے کہ وہ ایک طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دے۔لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو ماسوا حرامکاری کے کسی اور سبب سے طلاق دے تو وہ اُسے زِنا کار بنانے کا سبب بنتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے شادی کرتا ہے وہ زِنا کاری کا مُرتکب ہوتا ہے۔

قسمیں کھانا

شریعتِ موسوی میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ تُم جھوٹی قسم نہ کھانا اور اگر اللہ تعالی کی قسمیں کھاؤ تو اُنہیں پورا بھی کرو۔لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ قسمیں ہر گز نہ کھانا، نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ اللہ تعالی کا تخت ہے اور نہ ہی زمین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے اور نہ ہی یروشلیم کی کیونکہ وہ عظیم بادشاہ حضرتِ داؤد علیہ السلام کا شہر ہے۔نہ ہی تُم اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُم اپنے سر کے ایک بال کو بھی سیاہ یا سفید نہیں کر سکتے۔تُم ہاں کی جگہ ہاں اور نہ کی جگہ نہ کرو کیونکہ اس سے زیادہ کہنا شیطان کی طرف سے ہے۔

دُشمن سے محبت

تُم نے یہ بھی سُنا ہے کہ موسوی شریعت میں کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت اور اپنے دُشمن سے عداوت کرو، لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبت اور اپنے ستانے والوں کیلئے دُعا کرو تا کہ تُم اپنے پاک پروردِگار کے محبوب ٹھہرو۔وہ اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا ہے اور اپنی بارش بھی نیک و بد دونوں پر برساتا ہے۔اگر تُم صرف اُن ہی سے محبت کرتے ہو جو تُم سے محبت رکھتے ہیں تو تُم کیا اجر پاؤ گے؟۔کیا گنہگار لوگ بھی ایسا ہی نہیں کرتے؟ اور اگر تُم صرف اپنے ہی بھائیوں کو سلام کرتے ہو تو دوسروں سے کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر یہودی لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس تُم کامل بنو جیسا کہ تمہارا ربّ کامل ہے۔

خیرات دینا

خبردار اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کے دِکھانے کیلئے نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارا پروردگار تمہیں کوئی اجر نہیں دے گا۔ جب تُو خیرات کرے تو اپنے آگے ڈھول نہ بجوا جیسا کہ ریاکار لوگ عِبادت گاہوں اور گلیوں میں کرتے ہیں کہ لوگ اُن کی تعریف کریں۔ اس صورت میں اُن کیلئے کوئی اجر نہیں ہے بلکہ خیرات کرتے وقت جو کچھ تُو اپنے دائیں ہاتھ سے دے اُسے بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ یوں تیرا ربّ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے اجر بخشے گا۔

دُعا کرنا

جب تُم دُعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادت خانوں اور بازار کے چوکوں میں کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھ پائیں۔ ایسے لوگوں کیلئے کوئی اجر نہیں۔ بلکہ جب تُو دُعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے ربّ سے جو پوشیدگی میں ہے ملاقات کر۔ اس صورت میں تیرا ربّ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔ اور جب تُم دُعا کرو تو رٹے رٹائے الفاظ ہی نہ دُہراتے رہا کرو کیونکہ ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے بہت بولنے کے سبب سے اُن کی بہت سُنی جائیگی۔ تُم ایسے لوگوں کی مانند نہ بنو کیونکہ تمہارا ربّ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی تمہاری ضروریات سے واقف ہے۔

چنانچہ تُم اس طرح سے دُعا کیا کرو کہ اے ہمارے ربّ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہت اس دُنیا میں قائم ہو اور جیسے تیری مرضی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہمارا روز کا رِزق آج ہمیں عنایت فرما۔ اور جیسے ہم نے اپنے خلاف گناہ کرنے والوں کو معاف کیا تُو بھی ہمارے گناہ ہمیں معاف کردے اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ بُرائی سے بچا کیونکہ بادشاہت قدرت اور جاہ وجلال ہمیشہ تک تیرے ہی ہیں۔ آمین۔

اگر تُم لوگوں کے گناہ معاف کرو گے تو تمہارا ربّ بھی تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور اگر تُم لوگوں کے گناہ معاف نہیں کرو گے تو تمہارا ربّ بھی تمہارے گناہ معاف نہیں کریگا۔

روزہ رکھنا

جب تُم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنا چہرہ اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بِگاڑتے ہیں کہ لوگ اُنہیں روزہ دار جانیں۔ اس صورت میں اُن کیلئے کوئی اجر نہیں ہے بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنا منہ دھو اور اپنے سر میں تیل ڈال تاکہ لوگوں کو نہیں بلکہ تیرے ربّ کو معلوم ہو کہ تُم روزہ

دار ہو۔اس صورت میں تیرا ربّ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تمہیں اجر دیگا۔

آسمان پر خزانہ

اپنے لئے زمین پر مال و دولت جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے اور چور چُرا لیتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ ہی چور نقب لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تمہارا مال ہوگا وہاں ہی تمہارا دِل لگا رہے گا۔کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا یا تو ایک سے دُشمنی رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک کا ہو کر رہے گا اور دوسرے کو حقیر جانے گا۔اسی طرح تُم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

عیب جوئی

عیب جوئی نہ کرو تا کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ ہو کیونکہ جس طرح تُم کسی کی عیب جوئی کرو گے ویسے ہی تمہاری بھی ہو گی۔اور جس پیمانے سے تُم ماپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے بھی ماپا جائیگا۔تُو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتا ہے کہ جب تیری اپنی ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو پھر تُو کس منہ سے اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے کہ لا میں تیری آنکھ سے تنکا نکال دوں؟ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر تو نِکال پھر تُو اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نِکال سکے گا۔پاک چیز اُنہیں نہ دو جن کے پاس اُس کی قدر ہی نہیں ہے۔

دو قسم کی بنیادیں

جو کوئی کلام اللہ کی باتیں سُنتا پڑھتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا گھر چٹان پر تعمیر کیا ہے۔بارش ہوئی سیلاب آیا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں مگر وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔لیکن جو کوئی کلام اللہ کی باتیں سُنتا، پڑھتا اور اُن پر عمل نہیں کرتا ہے وہ اُس بیوقوف آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا، بارش ہوئی سیلاب آیا، آندھیاں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

حضور المسیح کی ان تعلیمات کے سُننے پر سامعین حیران ہو گئے کیونکہ آپ کی تعلیمات اُن کے علماءِ شریعت کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح تھیں۔

معزز قارئین!

ابھی تو آپ نے مطالعہ کر ہی لیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے کیسے نیک اعمال کے کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ اُن نیک اعمال کا نچوڑ تھا جو جنت کی ضمانت ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ توقع کرتا ہے کہ ہم ان نیک اعمال پر سو فیصد عمل پیرا ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ نیک اعمال جنت کا آئین ہیں۔ اگر ہمارے نیک اعمال 99.99 فیصد ہوں پھر بھی ہم مجرم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم سے سو فیصد کرنے کی توقع کرتا ہے۔ ذرا غور فرمایئے گا کہ ایک معمولی سی چیز بھی چوری کرنے والا چور کہلاتا ہے اور بینک لوٹنے والے کو بھی چور ہی کہا جاتا ہے۔ اللہ کے نزدیک گناہ گناہ ہی ہے خواہ وہ ہمارے نزدیک کتنا ہی چھوٹا یا کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ یہ چھوٹے اور بڑے کا پیمانہ ہم نے بنایا ہوا ہے اللہ نے نہیں بنایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی بھی نیک نہیں ایک بھی نہیں اور سب انسان گنہگار ہونے کے سبب سے میری قربت سے محروم ہیں۔ ایک نبی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ وہ بدی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔

آئیں ہم اپنے بارے میں سوچیں کہ اگر میرے اعمال ہی راست نہیں ہیں تو نارِ جہنّم سے بچنے کی کوئی میرے لئے اُمید ہے کہ نہیں۔ میں آپ کے حوصلے کیلئے کہتا ہوں کہ یقیناً اُمید ہے اور وہ امّید کیا ہے؟۔ مجھے افسوس ہے کہ اس چھوٹے سے کتابچے میں یہ سب کچھ لکھنا ممکن نہیں ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ انجیل شریف کا مطالعہ کریں جو آپ کسی بھی مسیحی شخص یا مسیحی کتب خانے سے بہ آسانی خرید سکتے ہیں اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو مجھے لکھیں تا کہ آپ کو بذریعہ ڈاک مفت خط و کتابت کے ذریعے کورس بھی کرواسکوں اور اس کے ساتھ ہی انجیل شریف بھی بطورِ تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کرسکوں۔ دیئے ہوئے پتہ پر آپ لکھیں اور اس ضمن میں آپ کی مدد کرنا میں اپنے لئے اعزاز سمجھوں گا۔

آپ کا بھائی

نوید ملک